## سوال

نماز کب فرض ہوئی؟ تفصیل سے وضاحت کردیں۔

## جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا انس رضی اللہ عنہ واقعہ معراج کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَأَوْحَى اللهُ إِلَيَّ مَا أَوْحَى، فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً، قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ، فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ "، قَالَ: " فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، خَفِّفْ عَلَى أُمَّتِي، فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّي خَمْسًا، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ "، قَالَ: " فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَبَيْنَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام حَتَّى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ، فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً (صحيح مسلم، الإيمان: 162)

پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی جو کی، اور مجھ پر ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کیں، میں اتر کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، تو انہوں نے کہا: آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں، کیونکہ آپ کی امت (کے لوگوں) کے پاس اس کی طاقت نہ ہوگی، میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں اور پرکھ چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو میں واپس اپنے رب کے پاس گیا اور عرض کی: اے میرے رب! میری امت پر تخفیف فرما۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پانچ نمازیں کم کردیں۔ میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف آیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پانچ نمازیں گھٹا دیں۔ انہوں نے کہا: آپ کی امت کے پاس (اتنی نمازیں پڑھنے کی) طاقت نہ ہوگی۔ اپنے رب کی طرف لوٹ جائیے اور اس سے تخفیف کا سوال کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے رب تبارک وتعالیٰ اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں اور (اجر میں) ہر نماز کے لیے دس ہیں، (اس طرح) یہ پچاس نمازیں ہیں۔

مندرجہ بالا حدیث کی بنا پر علماء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ پانچ نمازوں کی فرضیت معراج کی رات ہوئی (دیکھیں: التمہید از ابن عبد البر، جلد نمبر 8، صفحہ نمبر 35)

1۔ بہت سی احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم واقعہ معراج سے پہلے بھی نماز پڑھا کرتے تھے۔ جیسا کہ ہرقل والی حدیث میں ہے کہ جب ہرقل نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ: يَقُولُ: اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ (صحيح البخاري، بدء الوحي: 7)

وہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا: وہ کہتا ہے: صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور اپنے باپ دادا کی (شرکیہ) باتیں چھوڑ دو، اور وہ ہمیں نماز، سچائی، پرہیزگاری، پاکدامنی اور قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

فَلَمَّا کَانَ لَیْلَۃُ الْإِسْرَاءِ قَبْلَ الْھِجْرَۃِ بِسَنَۃٍ وَنِصْفٍ فَرَضَ اللّٰہُ تَعَالَی عَلَی رَسُولِہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَفَصَّلَ شُرُوطَھَا وَأَرْکَانَھَا وَمَا یَتَعَلَّقُ بِھَا بَعْدَ ذَلِکَ شَیْئًا فَشَیْئًا (تفسیر ابن کثیر : 7/150)

واقعہ اسراء (ومعراج) ہجرت سے ڈیڑھ سال پہلے ہوا تھا، (اس موقعہ پر) اللہ تعالی نے اپنے رسول پر پانچ نمازیں فرض کیں، پھر اس کی شروط، ارکان اور اس سے متعلقہ چیزیں کی تفصیل آہستہ آہستہ بیان فرمائی۔

1۔ واقعہ معراج کی صبح جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازوں کے اوقات کے بارے میں آگاہ کیا۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :

جَاءَ جِبْرِیلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِینَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ : قُمْ یَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّھْرَ حِینَ مَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ مَکَثَ حَتَّی إِذَا کَانَ فَیْءُ الرَّجُلِ مِثْلَہُ جَاءَہُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ : قُمْ یَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ، ثُمَّ مَکَثَ حَتَّی إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ جَاءَہُ فَقَالَ : قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ، فَقَامَ فَصَلَّاھَا حِینَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَاءً، ثُمَّ مَکَثَ حَتَّی إِذَا ذَھَبَ الشَّفَقُ جَاءَہُ فَقَالَ : قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّاھَا، ثُمَّ جَاءَہُ حِینَ سَطَعَ الْفَجْرُ فِی الصُّبْحِ فَقَالَ : قُمْ یَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ، فَقَامَ فَصَلَّی الصُّبْحَ، ثُمَّ جَاءَہُ مِنَ الْغَدِ حِینَ کَانَ فَیْءُ الرَّجُلِ مِثْلَہُ فَقَالَ : قُمْ یَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ، فَصَلَّی الظُّھْرَ، ثُمَّ جَاءَہُ جِبْرِیلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ حِینَ کَانَ فَیْءُ الرَّجُلِ مِثْلَیْہِ فَقَالَ : قُمْ یَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ، فَصَلَّی الْعَصْرَ، ثُمَّ جَاءَہُ لِلْمَغْرِبِ حِینَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَاحِدًا لَمْ یَزُلْ عَنْہُ فَقَالَ : قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ، ثُمَّ جَاءَہُ لِلْعِشَاءِ حِینَ ذَھَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْأَوَّلُ فَقَالَ : قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّی الْعِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَہُ لِلصُّبْحِ حِینَ أَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ : قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّی الصُّبْحَ، فَقَالَ : مَا بَیْنَ ھَذَیْنِ وَقْتٌ کُلُّہُ (سنن نسائی، المواقیت : 526) (صحیح)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام زوال شمس کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا : اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ! اٹھیے اور ظہر کی نماز پڑھیے، جب سورج ڈھل گیا۔ پھر ٹھہرے حتیٰ کہ جب آدمی کا سایہ اس کے برابر ہوگیا تو وہ عصر کی نماز کے لیے آپ کے پاس آئے اور کہا : اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ! اٹھیے اور عصر کی نماز پڑھیے۔ پھر کچھ دیر ٹھہرے حتیٰ کہ جب سورج غروب ہوگیا تو پھر آئے اور کہا : اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ! اٹھیے اور مغرب کی نماز پڑھیے۔ آپ اٹھے اور مغرب کی نماز پڑھی جب سورج پورا ڈوب گیا۔ پھر ٹھہرے حتیٰ کہ جب سرخی غائب ہوگئی تو پھر آپ کے پاس آئے اور کہا : اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ! اٹھیے اور عشاء کی نماز پڑھیے۔ آپ اٹھے اور آپ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر آپ کے پاس آئے جب صبح کو فجر کی روشنی چمک اٹھی اور کہا : اٹھیے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور نماز پڑھیے۔ آپ اٹھے اور صبح کی نماز پڑھی۔ پھر اگلے دن آپ کے پاس آئے جب ہر آدمی کا سایہ اس کے برابر ہوگیا اور کہا : اٹھیے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ! اور نماز پڑھیے تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے جب آدمی کا سایہ دگنا ہوگیا اور کہا : اٹھیے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ! اور نماز پڑھیے۔ تو آپ نے عصر کی نماز پڑھی، پھر وہ مغرب کی نماز کے لیے آپ کے پاس آئے جب سورج غروب ہوا، کل والے وقت پر ہی اور کہا : اٹھیے اور نماز پڑھیے تو آپ نے مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر وہ عشاء کی نماز کے لیے آپ کے پاس آئے جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر چکا تھا اور کہا : اٹھیے اور نماز پڑھیے تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر وہ صبح کی نماز کے لیے آپ کے پاس آئے اور جب خوب روشنی ہو چکی تھی اور کہا : اٹھیے اور نماز پڑھیے تو آپ نے صبح کی نماز پڑھی۔ پھر جبریل کہنے لگے : تمام نمازوں کا وقت ان دو دنوں کی نمازوں کے درمیان ہے۔

1۔ شروع میں جب پانچ نمازیں فرض ہوئیں تو ہر نماز کی دو رکعتیں فرض تھیں، پھر ہجرت کے بعد سفر میں دو رکعتیں فرض کر دی گئیں اور مقامی افراد کے لیے دو رکعتوں کا اضافہ کر دیا گیا، سوائے مغرب کی نماز کے، وہ اپنی حالت پر ہی برقرار رہی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ، وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ ( صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین وقصرہا : 685)

سفر اور حضر ( مقیم ہونے کی حالت ) میں نماز دو دو رکعت فرض کی گئی تھی، پھر سفر کی نماز (پہلی حالت پر) قائم رکھی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی